عقیدہ ختم نبوت

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

سرگودھا، پنجاب، پاکستان 0313.7013113

فرمان باری تعالیٰ ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ **خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰)"

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت40)

یعنی محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **آخری نبی** ہیں کہ اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد **کوئی (نیا) نبی نہیں** آئے گا اور **نبوت آپ پر ختم ہو گئی ہے** اور آپ کی نبوت کے بعد **کسی کو نبوت نہیں مل سکتی** حتّٰی کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔

(تفسیر خازن، الاحزاب، تحت الآیۃ:40، جلد3، صفحہ503)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے:

یاد رہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **آخری نبی ہونا قطعی ہے** اور یہ قطعیّت قرآن و حدیث و اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیت بھی موجود ہے اور اَحادیث تَواتُر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور امت کا اِجماعِ قطعی بھی ہے، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **سب سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔** جو حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ **ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔**

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح "لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله" ماننا، اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو اَحد، صَمد، لَاشَرِیْکَ لَہٗ (یعنی ایک، بے نیاز اور اس کا کوئی شریک نہ ہونا) جاننا فرضِ اوّل و مَناطِ ایمان ہے، یونہی مُحَمَّدٌ رسولُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **خَاتَمُ النَّبِیّٖن** ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیٔ جدید کی بِعثَت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اَجل و جزئِ اِیقان ہے۔ ''**وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ**''، نصِ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا، قطعاً اجماعاً کافر ملعون مُخَلَّد فِی النِّیْرَان (یعنی ہمیشہ کے لئے جہنمی) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تَرَدُّد کو راہ دے وہ بھی کافر بَیِّنُ الْکَافِرْ جَلِیُّ الْکُفْرَان (یعنی واضح کافر اور اس کا کفر روشن) ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد15، صفحہ630، رضافاونڈیشن: لاہور)

ختمِ نبوت سے متعلق10اَحادیث:

یہاں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے **آخری نبی** ہونے سے **متعلق**10 اَحادیث ملاحظہ ہوں،

1:- حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین و جمیل ایک گھر بنایا، مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور **میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں**۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتم النبیین، صفحہ1255، الحدیث: 22(2286))

2:- حضرت ثوبان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔ (اور اس حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ) عنقریب میری امت میں تیس کذّاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ **میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے**۔ (ابوداود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلہا، جلد4، صفحہ132، الحدیث:4252)

3:- حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”مجھے چھ وجوہ سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت دی گئی ہے۔

(1) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔

(2) رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

(3) میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(4) تمام روئے زمین کو میرے لیے طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔

(5) مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے۔

(6) اور **مجھ پر نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کیا گیا ہے**۔ (مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، صفحہ266، الحدیث:5(423))

4:- حضرت جبیر بن مطعم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، **میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں**۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی اسماء النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، جلد4، صفحہ 382، الحدیث:2849)

5:- حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا، **میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں** اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر ارشاد نہیں فرماتا۔

(معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: احمد، جلد1، صفحہ 633، الحدیث:170)

6:- حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"

بیشک میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوحِ محفوظ **میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن (لکھا) تھا** جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔

(مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث العرباض بن ساریۃ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، جلد6، صفحہ 87، الحدیث 17163)

7:- حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"**بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔**

(ترمذی، کتاب الرؤیا عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب ذہبت النبوّۃ وبقیت المبشّرات، جلد4، صفحہ 121، الحدیث:2279)

8:- حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: "اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ **لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ**"

یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نبی تھے جبکہ **میری تشریف آوری کے بعد دوسرے کے لئے نبوت نہیں** اس لئے تم نبی نہیں ہو۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علیّ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، صفحہ 1310، الحدیث 31، (2404))

9:- حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور **آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن تھے۔**

(ترمذی، کتاب الرؤیا عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، باب ذہبت النبوّۃ وبقیت المبشّرات، جلد4، صفحہ 21، الحدیث:2279)

10:- حضرت ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! **بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں**، لہٰذا تم اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرو، اپنے حُکّام کی اطاعت کرو (اور) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(معجم الکبیر، صدی بن العجلان ابو امامۃ الباہلی۔۔۔ الخ، محمد بن زیاد الالہانی عن ابی امامۃ، جلد8، صفحہ 115، الحدیث:7535)

نوٹ: حضور پُر نور ﷺ کی ختمِ نبوت کے دلائل اور مُنکروں کے رد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ رضویہ کی 14 ویں جلد میں موجود رسالہ:

"اَلْمُبِین خَتْمُ النَّبِیِّین"(حضور اقدس ﷺ کے آخری نبی ہونے کے دلائل)

اور 15 ویں جلد میں موجود رسالہ "جَزَاءُاللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ"(ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کا رد) مطالعہ فرمائیں۔

بتاریخ

7 صفر المظفر 1444ھ، بمطابق 4 ستمبر 2022 بروز اتوار